وہ بھی ہمارے خلاف شہادت میں پیش کئے گئے۔ اس نے کہا۔ کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ میرے پاس فتوے موجود ہیں۔ مسٹر چندو لعل مجسٹریٹ تھے۔ انہوں نے کہا۔ تم کو نائب تحصیلدار کس نے بنایا ہے۔ تم یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ فتوے پیش نہیں ہو سکتے خود مفتی ان کو پیش کر سکتا ہے۔ غرض یہ مقدمہ دیر تک چلتا رہا۔ آخر ۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مسٹر چندو لعل مجسٹریٹ نے حکم سنا دیا۔ کہ آٹھ کس فریق ثانی یعنی غیر احمدی ایک سال کے لئے حفظ امن رکھنے کے لئے پانچسو روپیہ کی ضمانت دو ضامنوں میں زیر دفعہ ۱۰۷ ادا کریں اور احمدی ڈسچارج کئے جاتے ہیں۔ اس مقدمہ میں عجیب بات یہ ہے کہ مسٹر چندو لعل صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مذہباً عیسائی فطرتی طور سے غیر احمدی بہت خوش تھے۔ اور احمدی فکرمند تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ مجسٹریٹ صاحب تعصب سے کام لیویں۔ مگر ہماری خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ مجسٹریٹ صاحب نے پہلی پیشی پر فریقین کے روبرو کہہ دیا۔ کہ مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ کہ احمدی مسلمان ہیں۔ جس سے نہ صرف مجسٹریٹ صاحب کی بے تعصبی ظاہر ہوئی۔ بلکہ احمدی اول سے آخر تک بے فکری اور خوشی خوشی تسکین اور اطمینان قلب کے ساتھ پیشی پر جاتے اور آتے۔ الحمد للہ۔

اسی سال ۱۹۲۵ء کے دوران مقدمہ میں ایک ہی رات مجھے دو خواب آئے۔ ایک یہ کہ میں اور میرے چھوٹے بھائی عبد الرحیم صاحب اپنے مکان کے چوبارہ کے بارجہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آپس میں لڑ رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ تمہاری عمر لمبی ہوگی۔ مفہوم چوراسی (۸۴) سال یاد ہے۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن شریف کے بعد میں بارجہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ بھائی عبد الرحیم صاحب بھی حسب معمول میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ اور ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ دوران گفتگو میں میں نے کہا۔ رستے والی زمین اسمٰعیل خاں نے چھوڑ دی ہے جس کو آپ چاہیں ٹھیکہ پر دیدیں۔ کیونکہ بھائی صاحب کا خیال تھا کہ یہ زمین کسی اور کو ٹھیکہ پر دی جاوے۔ اس پر اس قدر طول کھینچا۔ کہ میں بھی اور وہ بھی آپے سے باہر ہو گئے۔ بڑے زور شور سے ایک دوسرے کے ساتھ مجادلانہ اور تلخ اور ترش باتیں ہونے لگیں۔ مجھے اس وقت رات کا خواب یاد آ گیا۔ میں نے بھائی صاحب سے کہا۔ مگر وہ اس وقت کہاں سنتے تھے۔ آخر میرے مکان سے اٹھ کر اپنے گھر چلے گئے۔ اور دو روز تک نہیں بولے۔ اور نہ مکان پر آئے۔ تیسرے روز مجھ کو مقدمہ کی پیشی تھی۔ اور گواہان کو ساتھ لے چلنا تھا۔ خود ہی تیسرا روز بھی ہو گیا تھا۔ میں نے بھائی صاحب کو بلوایا۔ وہ تشریف لے آئے۔ اور میں نے کہا بھائی صاحب آج مقدمہ کی پیشی ہے۔ گواہان کو اپنے ساتھ لے چلو۔ انہوں نے فرمایا بہت اچھا۔ غرض ہم بعد میں بولنے لگ گئے۔ یہ خواب سچا ہو گیا۔ اس خواب کی بنا پر میرے دل میں یہ بات راسخ ہو گئی۔ کہ دوسرا خواب بھی جو پہلے خواب کے ساتھ ہی آیا ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور سچا ہوگا۔ یہ واقعہ ۱۹۲۵ء کا ہے۔ اس وقت میری عمر ساٹھ برس کے قریب تھی۔ اور میں نے ایک درخواست پنشن کو commute کرنے کے لئے دی ہوئی تھی۔ یعنی کہ میری پنشن ۱۱۲/۸/۰ تھی۔ اس کا [illegible] سال کا پیشگی روپیہ مل جاوے یعنی [illegible] میں ان دنوں بابو عبد [illegible] صاحب کے ساتھ [illegible] کی تجارت میں شامل تھا۔ تجارت میں [illegible] میں چاہتا تھا کہ یہ [illegible] روپیہ بھی تجارت میں لگا دوں۔ درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر کی طرف سے میرے پاس واپس آئی۔ کہ ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ بابت عمر کے [illegible] اس وقت [illegible] دل میں خیال آیا کہ اللہ

تعالیٰ نے خواب میں لمبی عمر بتلائی ہے۔ اس صورت میں پہلے حصہ پنشن کٹوا کر اکٹھا روپیہ لینے سے نقصان رہے گا۔ دوسرے پنشن ماہوار بجائے ۱۱۲/۸/۰ کے ۷۵/- ماہوار رہ جائیگی۔ یہ روپیہ جو اب ملے گا۔ وہ تجارت میں لگ جاوے گا۔ معلوم نہیں نفع ہو یا نقصان اور یہ خیال دل میں ایسا راسخ ہوا۔ کہ میں نے پنشن کا کٹوانا فسخ کر دیا۔ اور درخواست اپنے پاس رکھ لی۔ جو اب اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ جس کو آج چودہ سال گذر گئے۔ گویا چار سال کا تو آج تک ہی فائدہ ہے۔ علاوہ اس کے باقی عمر میں جو فائدہ ہوگا۔ وہ عطائے الٰہی ہوگی۔ نیز یہ کہ ۳۷۵۰/- روپیہ بچ گیا۔ ورنہ اگر تجارت میں لگ جاتا۔ تو جہاں ۴۴۸۷/- روپیہ دبا ہوا ہے۔ وہیں یہ روپیہ بھی دب جاتا۔

غالباً ۱۹۲۷ء میں ملک صاحب خان نون بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہاں پر تشریف رکھتے تھے۔ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ انکی بیگم صاحبہ طبیبہ تھیں۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے واسطے ایک میرے کچے مکان میں آیا کرتے تھے۔ اور عید کی نماز مرد اور عورتیں ملک صاحب کی کوٹھی پر پڑھا کرتے تھے۔ ۱۹۲۸ء میں چوہدری محمد لطیف صاحب بطور سب جج ہو کر تشریف لائے۔ بڑے مخلص اور متقی تھے۔ وہ نماز جمعہ بھی اسی مکان میں پڑھتے۔ اور نماز مغرب اور عشاء اور فجر بھی ایک میل سے پیدل چلکر اسی مکان میں پڑھنے آیا کرتے تھے۔ اتفاق سے شیخ عبد الرحمٰن احمدی غیر مبائع تھے اسی سال بطور سب جج یہاں پر تشریف لے آئے۔ اور یہ تینوں افسر جمعہ کی نماز میرے مکان پر پڑھنے آتے۔ سیرت النبی کا پہلا جلسہ ملک صاحب خاں نون کے وقت میں مسلم ہال میں منعقد ہوا۔ مصری عبد الرحمٰن صاحب اسی غرض کے لئے قادیان سے بھیجے گئے تھے۔ یہ جلسہ بہت بارونق ہوا۔ ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل ہوئے۔ یہ تینوں افسران یکے بعد دیگرے تبدیل ہو گئے۔ مگر ۱۹۳۰ء میں میاں محمد شریف صاحب تبدیل ہو کر یہاں پر بطور مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ تشریف لے آئے۔ چند گھنٹے میرے مکان پر قیام فرمایا۔ پھر دوسرا مکان جو جناب کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ اس میں تشریف لے گئے۔ چند دنوں کے بعد میاں صاحب باہر کوٹھی میں تشریف لے گئے۔ جمعہ کی نماز بلاناغہ پڑھنے کے لئے اس کچے مکان میں تشریف لاتے۔ [illegible] سے محلہ کے غیر احمدیوں کی جب سے حفظ امن کی ۵۰۰-۵۰۰ روپیہ کی ضمانتیں ہوئی تھیں ۱۹۳۱ء تک پانچ چھ سال دبے رہے اور کوئی شرارت نہیں کی۔ مگر جب سے احمدی افسروں کی ۱۹۲۸ء سے تشریف آوری ہونے لگی۔ ان کی چھاتی پر سانپ لوٹنے لگا۔ ۱۹۳۱ء میں ان کی جوش و غضب اور بغض کی اور عداوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ میاں صاحب جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ روزمرہ بلاناغہ اپنے اخلاص اور احمدی اور دینداری کی وجہ سے جمعہ کی نماز پڑھنے آیا کرتے تھے۔ آخر محلہ والوں نے ایک زبردست سازش میاں صاحب کے اور ہمارے خلاف کی۔ [illegible] بروز جمعہ جب ہم نماز جمعہ پڑھکر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ اور میاں صاحب بھی کچہری تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے چبوترہ مسجد کی دیوار تعمیر کرنی شروع کی۔ تاکہ چبوترہ کا رستہ بند کر دیا جائے۔ ایک ہمارے لڑکے نے بھائی عبد الرحیم سے خبر کی۔ اور وہ آکر دریافت کرنے لگے۔ کہ کیوں ایسا کرتے ہو۔ اتنے میں غول کے غول غیر احمدیوں اور محلہ والوں کے آگئے۔ مجھ کو خبر ہوئی میں بھی موقع پر گیا۔ اور جہاں پر دیوار تعمیر کر رہے تھے۔ اس پر بیٹھ گیا۔ سب ہی مخالف لوگ گرداگرد ہو گئے۔ اور کھینچ کر ایک طرف کر دیا۔ اور بھائی عبد الرحیم کی طرف پل پڑے۔ اور ان کے سر میں اینٹ ماری۔ جس سے خون جاری ہو گیا۔ اور وہ زمین پر گر پڑے۔ یہ دیکھکر [illegible]

مسمی غلام نبی عرف ننھو نے خود بھی عبد الکریم ملزم کے سر میں اینٹ ماری۔ اس کے بھی خون چل پڑا۔ ہم بھائی عبد الرحیم کو چارپائی پر لٹا کر تھانہ میں لے گئے۔ اور عبد الکریم ملزم کو بھی فریق مخالف چارپائی پر تھانہ میں لے گیا۔ تھانہ دار نے فریقین کے بیان لئے۔ بھائی عبد الرحیم نے مخالفین میں سے چھ کے نام بطور ملزم اپنی رپورٹ میں درج کرائے (۱) عبد الغفور (۲) ننھو (۳) [illegible] (۴) عبد الغنی پسر محمودی۔ (۵) عبد الرحیم [illegible] (۶) عبد الغنی [illegible]۔ اور انہوں نے ہمارے آٹھ کے نام بطور ملزم درج کرائے۔ جو سب میرے خاندان کے ممبر تھے۔ (۱) خاکسار عبد الرحمٰن۔ (۲) بھائی عبد الرحیم۔ (۳) بھتیجا عبد الحلیم کلرک خزانہ (۴) پسرم عبد المجید ہیڈ پوسٹ ماسٹر (۵) پوتا رفیق احمد کالج سٹوڈنٹ (۶) داماد محمد شفیع [illegible] (۷) محمد تقی (۸) محمد رمضان۔ اور ہسپتال میں ہمراہ کنسٹیبل بھیج دیئے۔ دونوں پندرہ روز تک ہسپتال میں رہے۔ ڈاکٹر نے دونوں کو سرٹیفکیٹ ضرب خفیف دیا۔ تھانہ دار نے پندرہ روز گذر گئے کوئی چالان ابھی تک نہیں کیا۔ جب ہم عبد الرحیم کو تھانہ میں چارپائی پر لے گئے۔ تو پیچھے مخالفین نے جمع ہو کر ایک دیوار اس مکان کے دروازہ کے آگے تعمیر کر کے دروازہ بند کر دیا۔ جہاں پر ہم نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور وعظ وغیرہ کہلایا کرتے تھے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سکھ شاہی ہے۔ کوئی حکومت نہیں جو ایسے ظلم کو روکے۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ کہ یہ حملہ بڑی سازش کے ساتھ کیا گیا تھا۔ کہ اس دفعہ احمدیت کو پیس کر رکھ دو۔ تاکہ پھر سر نہ اٹھا سکے۔ اس حادثہ کے پانچویں روز یعنی [illegible] کو ہم نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۳۳/۱۴۵ فوجداری عدالت میں پیش کی۔ کہ ہر دو دیواروں کو مسمار کر دیا جاوے۔ اس اثناء میں چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تبدیل ہو کر یہاں پر تشریف لے آئے ہوئے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ میاں محمد شریف صاحب کا نام بھی تھانہ دار نے ملزمان کے نام میں بڑھوا دیا ہے۔ اور بیان تبدیل کر کے یہ لکھوا لیا ہے۔ کہ [illegible] کو بروز جمعہ میاں صاحب وقوعہ پر موجود تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ دیوار کو گرا دو۔ میں دیکھ لوں گا۔ حالانکہ یہ بالکل سفید جھوٹ تھا۔ میاں صاحب اور ہم سب نماز پڑھتے ہی اپنے اپنے مکان پر چلے گئے تھے۔ اور بعد کا واقعہ ہے۔ چونکہ میاں صاحب مجسٹریٹ علاقہ تھے۔ یہ درخواست بنا بر مسماری دیوارہا ان کی عدالت میں پیش ہوئی۔ میاں صاحب نے اس درخواست کو از راہ احتیاط اپنے پاس نہ رکھا۔ بلکہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کی عدالت میں بھیج دیا۔ چوہدری صاحب موقعہ پر تشریف لائے۔ ہزارہا مخلوق مخالفین موقعہ پر موجود تھے۔ پیر محمد حنیف صاحب وکیل مخالفین بھی موجود تھے۔ وقوعہ کے دوسرے روز یعنی [illegible] کی صبح کو میں پیر محمد حنیف کے پاس مکان پر گیا۔ اور سب ماجرا من وعن بیان کر دیا۔ اس امید پر کہ یہ شہر کے پریذیڈنٹ ہیں۔ سکول کے منیجر ہیں۔ اور انجمن اسلامیہ کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ مصالحت کرا دیں گے۔ مگر یہ سب بے سود ثابت ہوا۔ موقعہ پر بھی میں نے مجسٹریٹ صاحب سے کہا کہ پیر صاحب جو فیصلہ کر دیں مجھے منظور ہے۔ مگر جس قدر میں نے مصالحت کے لئے کہا۔ اسی قدر وہ ہمارے [illegible] زیادہ سے زیادہ مخالفت میں سخت ہوتے گئے۔ مجسٹریٹ صاحب نے فریقین کی شہادت لینے کے بعد حسب درخواست مخالفین زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری جھگڑے کی تقرری کا حکم دیدیا۔ مخالفین نے اس وجہ سے یہ درخواست جبری کر دی۔ کہ احمدی کو کوئی [illegible]

دینوی ترقیات اور اجر عظیم عطا فرما دے۔ اور ان کے اس بچے کو نیک اور سعادت مند اور خادم احمدیت بنا دے۔ آمین۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا فوت ہو گئے۔ اللہ اُن کا بھی نعم البدل عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

میاں عبد اللہ صاحب سوداگر چرم احمدی نے اپنی جیب سے مسجد کے اوّل حصّہ میں تین دریاں بنوا کر بھجوا دیں۔ اور میرے بھتیجے بابو عبد الحلیم نے اپنی مرحومہ بیوی مسماۃ حفیظن کی طرف سے پانی کا نلکہ کمیٹی سے خرید کر لگوا دیا۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریقِ رحمت کرے۔ اور میری بڑی لڑکی مسماۃ عزیزن نے ایک بڑی لالٹین روشنی کے لیے نصب کرا دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب آج کل بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور چھت پر سب احمدیوں نے تھوڑا تھوڑا چندہ دے کر تختہ فرش لگوا دیا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دیوے۔ اس طرح پر ۳۰۰۰ سے کچھ زیادہ روپیہ تعمیر مسجد پر خرچ ہوا۔

پورے تیس سال کے بعد ۱۹۳۳ء میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مسجد تعمیر کرا دی۔ نماز پنجگانہ باجماعت اور نماز جمعہ باجماعت ہونے لگا۔ بڑی خوشی اور مسرت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں بہت بہت سجدات شکر بجا لائے۔ الحمد للہ۔ الہام حضرت مسیح موعود انی معینٌ من اراد اعانتک وانی مھینٌ من اراد اھانتک بلفظ بلفظ پورا ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے بستی پر جماعت کا رعب اور وقار مستحکم کر دیا۔ اب تبلیغی جلسے سالانہ جلسے اور سیرۃ النبی صلعم کے جلسے سب مسجد احمدیہ میں ہوتے ہیں۔ البتہ پچھلے دو سال سے سیرۃ النبی کے جلسے ہندو ہال میں ہوئے ہیں۔ جو بہت بارونق ہوئے۔ اب تک احمدیت کی مخالفت عموماً عوام کی طرف سے اور انفرادی طور سے ہوتی رہی۔ مگر اب نہ صرف یہاں پر بلکہ تمام پنجاب میں ہر ایک جگہ بغض و عداوت حسد و کینہ کی آگ مجموعی طور سے نہ صرف عوام کی طرف سے بلکہ خواص کی طرف سے مشورہ اور سازش کے ماتحت ایسی زور و شور سے شروع ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ یاد آگیا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اکثر عوام میں اور انفرادی طور سے مخالفت تھی۔ مگر اب تو مخالفت میں حکومت کے بعض افسر بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور سب نے احرار کا آلہ کار بنا لیا۔ اور اکتوبر ۱۹۳۴ء میں احرار نے قادیان پر دھاوا بول دیا۔ اور وہاں پر کانفرنس اور جلسہ کا انعقاد کیا۔ شورش اور فساد برپا کیا۔ احمدیوں کو بلا وجہ دکھ دیا گیا۔ صریح قتل کی دھمکی دی گئی۔ بلکہ قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا۔ احمدیوں کو ذلیل کرنے اور الزام لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ یہاں تک کہہ دیا گیا۔ کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر چھوڑیں گے۔ اور اب اُن کو پیس کر اور کچل کر رکھ دیں گے۔ اور بظاہر معلوم بھی یہی دے رہا تھا۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ قادیان میں احرار کی حکومت ہے۔ پنجاب کے عوام اور خواص الا ماشاء اللہ اور حکام کے بعض افسر احرار کے ساتھ تھے۔ ہر طرح روپیہ پیسہ کی مدد دیتے رہے۔ اور ہر طرح سے اُن کو مدد پہنچتی رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسکے مقابل ہوشیاری اور بیداری اور انتہائی صبر و تحمل اور استقلال اور بردباشت کی نصیحت کرتے ہوئے ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو فرمایا۔ کہ حق کی فتح اور باطل کی شکست یقینی ہے۔ پھر جب مخالفت بڑے زوروں پر تھی تو فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں کی شکست قریب آتے دیکھ رہا ہوں گے جیسا کہ مولوی عطا اللہ شاہ صاحب [illegible] غیب

سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ جو احرار کی کامل شکست اور ذلت کا باعث بن گئے۔ یہ شکست گنج کا واقعہ ہے۔ جو بالکل تازہ اور سب کو معلوم ہے۔ اس واقعہ کے بعد بالکل ہوا کا رخ بدل گیا احرار کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ بقول مولوی عطاء اللہ صاحب یہ ایسا پھندا گلے میں پڑا۔ کہ نکلنا مشکل ہو گیا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا۔ نہ صرف احرار نے شکست کا منہ دیکھا۔ بلکہ احمدیت کو اتنی فتح و نصرت ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک احراری فتنہ کے دنوں میں جاری ہوئی۔ اور شہروں میں بھی اور ملکوں میں بھی تبلیغی مرکز قائم ہوئے۔ اللھم زد فزد۔ بہائی فتنہ۔ مباہلہ والوں کا فتنہ اور مصری فتنہ حضور کے عہد میں میرے سامنے ہوئے۔ اور سب میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو فتح دی۔ الحمد للہ۔ سب زیادہ فتنہ غیر مبایع کا تھا۔ تحریک جدید جو ۱۹۳۴ء میں جاری ہوئی۔ اور اب تک جاری ہے۔ اور غالباً فی الحال پانچ سال تک جاری رہے گی۔ بہت ہی عظیم الشان جسمانی اور روحانی فائدے جماعت کو ہوئے۔ ہندوستان میں ہر ایک بڑے ضلع میں تبلیغی مرکز اور جماعت قائم ہے۔ بیرون ممالک (۱) امریکہ شمالی۔ (۲) امریکہ جنوبی (۳) انگلستان۔ (۴) اٹلی۔ (۵) مغربی افریقہ۔ (۶) مشرقی افریقہ۔ (۷) جزیرہ ماریشس۔ (۸) فلسطین۔ (۹) سپین (۱۰) ملایا (۱۱) سماٹرا (۱۲) جاوا (۱۳) چین اور جاپان میں باقاعدہ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ غرض کہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" حرف بحرف میرے دیکھتے اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری ہوئی۔

۱۹۰۳ء میں جب میں پہلی مرتبہ قادیان شریف گیا۔ اور احمدی ہوا۔ اس وقت قادیان محض ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بہت سے نئے مکانات قادیان کے اندر تعمیر ہوئے۔ اور پھر حضرت خلیفہ اوّل کے زمانہ میں قادیان کے باہر مسجد نور۔ نور ہسپتال۔ عالیشان عمارت مدرسہ اعلیٰ و بورڈنگ اور بہت سے نئے مکانات تعمیر ہوئے۔ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وقت میں اس کثرت سے مکانات اور کوٹھیاں اور مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کہ ریل سے قصبہ میں داخل ہوتے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا لاہور کا عظیم الشان پر رونق حصّہ ہے۔ "وسّع مکانک" جو الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا تھا۔ وہ حرف بحرف پورا ہوا۔ نیز حضور نے فرمایا تھا۔ کہ قادیان ترقی کرتا کرتا بیاس تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ اس کی تکمیل کے لیے اللہ تعالےٰ نے قادیان تک ریل جاری کرا دی۔ اور بیاس تک جاری ہونے والی ہے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون لگ گئی۔ بجلی کی روشنی کے کھمبے لگ گئے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو فرمایا تھا۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق۔ یعنی تیرے پاس لوگ دور دور سے آویں گے۔ اور تجھے تحائف لیکر آئیں گے چنانچہ روز مرہ قادیان میں باہر سے لوگ آتے ہیں۔ اور بالخصوص جلسہ سالانہ پر بماہ دسمبر تقریباً ہر ملک اور ہر شہر کے احباب بتعداد پچیس چھبیس ہزار کے اس پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے جلسہ سالانہ پر قادیان آتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ میں نے بہت کچھ ترقی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی آنکھوں دیکھی۔ اور امید تو یہی ہے کہ [illegible] ایک وہ بولتے ہیں۔ اور جو الہام کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور کہ تمام [illegible] عنقریب [illegible] انشاء اللہ تعالےٰ ضرور پورے ہوں گے۔

اور غرض ہے کہ میں نے یہ مختصر سا خاکہ اپنی زندگی کا کھینچ دیا ہے۔ کہ میں کس طرح احمدی ہوا۔ اور بیعت کے بعد دو سو سالہ زندگی میں کیا کیا واقعات پیش آئے۔ احباب کرام اس کو پڑھنے والے مہربانی فرما کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم سے اسلام کی ترقی کرے۔ اور دنیا میں حقیقی اسلام احمدیت کو پھیلا دے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عمر دراز کرے۔ اور ان کو فتوحات ہر قسم کی نصیب کرے۔ اور ہمارے سروں پر مدت مدید تک ان کا سایہ قائم رکھے۔ اور میرے خاندان اور جماعت کو اللہ تعالےٰ دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے اور احمدیت پر قائم رکھے۔ اور میرا خاتمہ بالخیر کرے۔

پریشان کن اعداد شمار

تاریخ کے مطالعہ سے جس میں تمام ملکوں کے حالات درج ہوتے ہیں۔ ہم کو مسلسل جنگوں کی روداد سے سابقہ ہوتا ہے۔ یہ وہ جنگ ہوتے ہیں۔ جن کا آغاز یا تو کسی زبردست بادشاہ کے قتل سے ہوتا ہے یا ان جھگڑوں سے جن کے ذریعہ قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ شادی کی رسم چلانے رچانے پر جنگ کی نوبت آ جاتی ہے۔ خطہ ہائے زمین پر قبضہ اور تسلط کے لیے بھی جنگ ہوا کرتا ہے۔ پھر جب ہم ان جنگوں کے انجام پر غور کرتے ہیں۔ تو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ ہمیشہ جنگوں میں کامیابی یا ناکامی کی وجہ جرنیلوں کی قابلیت اور ناقابلیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ اکثر شاہ کا رجحان اسکے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جو فوج کی فوج کو چوپٹ کر دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا حقیقت سولہویں صدی کے واقعات سے آشکارا ہو جاتی ہے پہلے بھی اس قسم کے حادثات وقوع میں آتے رہے اور حقیقت ہم بیں بھی اس حقیقت کو دخل تھا۔ چنانچہ ۱۵۶۶ء کا واقعہ ہے۔ کہ سلطان سلیمان ثانی نے اسی ہزار آدمیوں کی ایک عظیم الشان فوج تیار کی کہ سلطان سلیمان شاہ ہنگری پر حملہ آور ہو۔ فوج دریائے ڈینیوب کے کنارے خیمہ زن ہوئی۔ یہاں فوج کو کھانے کے لئے رسد تھوڑی ملی۔ اور پانی جو پینے کو ملا وہ بھی بہت گندا تھا۔ اس طرح تپ محرقہ جیسی وبا پھیلنے کے لیے زمین تیار تھی۔ وبا شروع ہو گئی۔ اس تباہ کن بیماری نے کچھ ایسی تباہی پھیلائی کہ خیموں کو پھیلا دینا پڑا۔ اور شاہ میکسی ملین ایک نہایت غیر تسلی بخش مصالحت پر مجبور ہو گئے۔

ان خطرناک صورت حالات سے ہر کوئی واقف ہے۔ جنگ کے زیر اثر نپولین اوّل کو ماسکو میں پسپا ہو کر پیٹھ دکھانی پڑی۔ مگر یہ کوئی نہیں جانتا۔ کہ نپولین کی فوج کے زائد از افراد وبائی امراض کا شکار ہو گئے۔

جنگ کریمیا میں بیس ہزار زخموں سے گھائل ہو کر مارے گئے مگر وبائی امراض کے باعث پچاس ہزار [illegible] جانیں تلف ہوئیں اسی پانچ ہزار [illegible] زخموں سے گھائل ہو کر [illegible] ہزار امراض کے شکار ہوئے۔ [illegible] ۲۸۰۰۰ فوج تیغ و تفنگ کا ترنوالہ بن گئی جانیں [illegible] ہزار [illegible] جنگ عظیم [illegible]

[illegible]

ہو مصیبتیں بھی لاتی ہے۔ وقت حاضرہ کے ماہرین اصول حفظان صحت "گران مصیبتوں کے خلاف سخت جنگ کر رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مجلس بین الاقوام کی [illegible] کمیشن [illegible] کی [illegible]

وہ موتہ کے مقام پر پہنچے۔ تو شرجیل غسانی نے انہیں باندھ کر قتل کر دیا۔ اس پر حضور نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے ماتحت تین ہزار صحابہ کرام کی فوج وہاں بھیجی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اگر زید شہید ہو جاوے۔ تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب لے لے۔ وہ شہید ہو جائے۔ تو عبد اللہ بن رواحہ اس کی جگہ پر کھڑا ہو جائے۔ اور وہ شہید ہو جائے تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنالیں۔ اور اسی ترتیب سے وہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

(۹) ماہ تبوک۔ بمقابل ستمبر۔ اس مہینہ میں جنگ تبوک کے موقعہ پر مخلصین کے اخلاص کا مختلف صورتوں میں امتحان ہوا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں اعلےٰ سے اعلےٰ جوہر ایمان دکھائے۔

(۱۰) ماہِ اخاء۔ بمقابل اکتوبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا۔ جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہو گئے۔

(۱۱) ماہ نبوّت۔ بمقابل نومبر۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصب نبوت و رسالت بخشا۔

(۱۲) ماہ فتح۔ بمقابل دسمبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کے خونخوار دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہکر عفو عام کا اعلان فرمایا۔

قمری مہینوں کی تعیین

ان واقعات کو ان شمسی مہینوں کی طرف منسوب کرتے وقت اس بات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ آئندہ ہر ایک قمری سال بارہ مہینوں کا شمار ہوگا۔ اس سے پہلے عرب میں جو تاریخ شماری کا طریق قریباً ڈھائی سو سال سے جاری تھا۔ کہ مہینے قمری گنے جاتے تھے اور سال شمسی۔ اور ان دونوں شماروں کو ملانے کے لئے ہر آٹھ سال میں سے تین سال ۱۳-۱۳ ماہ کے شمار کئے جاتے تھے۔ اس کی بنا پر ہجرت کے ابتدائی دس سالوں میں چار سال ۱۳ ۱۳ مہینوں کے گنے گئے تھے۔ اور وہ اس طور پر کہ نویں اور دسویں سنہ کے درمیان یعنی ان میں سے ایک سال کے اختتام اور دوسرے سال کے آغاز کے موقعہ پر ایک مہینہ زائد شمار کیا گیا۔ جس سے پہلے ساتویں اور آٹھویں سال کے درمیان۔ اور اس سے پہلے چوتھے اور پانچویں سال کے درمیان اور اس سے قبل پہلے اور دوسرے سال کے درمیان ایک ایک مہینہ زائد شمار کیا گیا تھا۔ پس ابتدائی دس ہجری سالوں کا عرصہ ۱۲۰ قمری مہینوں کا نہیں۔ بلکہ ۱۲۴ قمری مہینوں کا شمار ہوا تھا۔

تقویم قمری کا اجمالی خاکہ

اس تقویم میں نئے قمری دور کا آغاز ۱۰ھ کے شروع سے شمار کیا گیا ہے۔ اور ۳۰-۳۰ دنوں کے اور ۲۹-۲۹ دنوں کے قمری مہینوں کی تعیین کے لئے قمری مہینہ کی اوسط مقدار کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اور تواریخ کی تعیین کے لئے ایک طرف اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہ حجۃ الوداع کے دن یعنی ۹ ذوالحجہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا۔ اور دوسری طرف یہ کہ ابتدائی دس ہجری سالوں میں سے پہلا مہینہ جمعہ کے روز شروع ہوا تھا اور پانچواں مہینہ (جو ہر ایک سال کو بارہ کا شمار کرنے کی صورت میں سنہ ۱ھ کا پہلا مہینہ ہوتا ہے) پنجشنبہ کو یعنی جمعرات کے روز اور طول البلد کی رو سے بیت اللہ شریف اور حرمین شریفین کی رویت کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

(حرمین شریفین کی رویت میں اور ہندوستان کی رویت میں بعض اوقات طول البلد کے اختلاف کی وجہ سے ایک دن کا فرق پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ہو جاتا ہے کیونکہ ہندوستان کی نسبت عرب میں سورج کسی قدر دیر سے غروب ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں چاند بعض دفعہ ایک دن پہلے نظر آ جاتا ہے۔)

اب ذیل میں سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق سنہ ۱۹۴۰ء موافق سنہ ۱۳۵۸ھ و سنہ ۱۳۵۹ھ کا کیلنڈر دیا جاتا ہے جسے جلد سے جلد ایک چارٹ کی صورت میں اور اس کے بعد مکمل تقویم ہجری شمسی کتابی صورت میں شائع کرنے کی انشاء اللہ کوشش کی جائیگی۔

ہجری شمسی تقویم (کیلنڈر) بابت سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق سنہ ۱۹۴۰ء

ماہ صلح سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	ہفتہ ششم
یکشنبہ (اتوار)	+	۷ (۲۶ ذیقعدہ)	۱۴ (۴ ذوالحجہ)	۲۱ (۱۱ ذوالحجہ)	۲۸ (۱۸ ذوالحجہ)
دوشنبہ (سوموار)	۱ (۲۰ ذیقعدہ)	۸ (۲۷ ذیقعدہ)	۱۵ (۵ ذوالحجہ)	۲۲ (۱۲ ذوالحجہ)	۲۹ (۱۹ ذوالحجہ)
سہ شنبہ (منگل)	۲ (۲۱ ذیقعدہ)	۹ (۲۸ ذیقعدہ)	۱۶ (۶ ذوالحجہ)	۲۳ (۱۳ ذوالحجہ)	۳۰ (۲۰ ذوالحجہ)
چہارشنبہ (بدھ)	۳ (۲۲ ذیقعدہ)	۱۰ (ذیقعدہ)	۱۷ (۷ ذوالحجہ)	۲۴ (۱۴ ذوالحجہ)	۳۱ (۲۱ ذوالحجہ)
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ (۲۳ ذیقعدہ)	۱۱ (یکم ذوالحجہ ۱۳۵۸)	۱۸ (۸ ذوالحجہ)	۲۵ (۱۵ ذوالحجہ)	+
جمعہ	۵ (۲۴ ذیقعدہ)	۱۲ (۲ ذوالحجہ)	۱۹ (۹ ذوالحجہ)	۲۶ (۱۶ ذوالحجہ)	+
شنبہ (ہفتہ)	۶ (۲۵ ذیقعدہ)	۱۳ (۳ ذوالحجہ)	۲۰ (۱۰ ذوالحجہ)	۲۷ (۱۷ ذوالحجہ)	+

ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق فروری سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	
یکشنبہ (اتوار)	+	۴ (۲۵ ذوالحجہ)	۱۱ (۲ محرم)	۱۸ (۹ محرم)	۲۵ (۱۶ محرم)	۱
دوشنبہ (سوموار)	+	۵ (۲۶ ذوالحجہ)	۱۲ (۳ محرم)	۱۹ (۱۰ محرم)	۲۶ (۱۷ محرم)	۲
سہ شنبہ (منگل)	+	۶ (۲۷ ذوالحجہ)	۱۳ (۴ محرم)	۲۰ (۱۱ محرم)	۲۷ (۱۸ محرم)	۳
چہارشنبہ (بدھ)	+	۷ (۲۸ ذوالحجہ)	۱۴ (۵ محرم)	۲۱ (۱۲ محرم)	۲۸ (۱۹ محرم)	۴
پنجشنبہ (جمعرات)	۱ (۲۲ ذوالحجہ)	۸ (۲۹ ذوالحجہ)	۱۵ (۶ محرم)	۲۲ (۱۳ محرم)	۲۹ (۲۰ محرم)	۵
جمعہ	۲ (۲۳ ذوالحجہ)	۹ (۳۰ ذوالحجہ)	۱۶ (۷ محرم)	۲۳ (۱۴ محرم)	+	۶
شنبہ (ہفتہ)	۳ (۲۴ ذوالحجہ)	۱۰ (یکم محرم سنہ ۱۳۵۹ھ)	۱۷ (۸ محرم)	۲۴ (۱۵ محرم)	+	۷

ماہ امان سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	+	۳ (۲۳ محرم)	۱۰ (یکم صفر)	۱۷ (۸ صفر)	۲۴ (۱۵ صفر) / ۳۱ (۲۲ صفر)
دوشنبہ (سوموار)	+	۴ (۲۴ محرم)	۱۱ (۲ صفر)	۱۸ (۹ صفر)	۲۵ (۱۶ صفر)
سہ شنبہ (منگل)	+	۵ (۲۵ محرم)	۱۲ (۳ صفر)	۱۹ (۱۰ صفر)	۲۶ (۱۷ صفر)
چہارشنبہ (بدھ)	+	۶ (۲۶ محرم)	۱۳ (۴ صفر)	۲۰ (۱۱ صفر)	۲۷ (۱۸ صفر)
پنجشنبہ (جمعرات)	+	۷ (۲۷ محرم)	۱۴ (۵ صفر)	۲۱ (۱۲ صفر)	۲۸ (۱۹ صفر)
جمعہ	۱ (۲۱ محرم)	۸ (۲۸ محرم)	۱۵ (۶ صفر)	۲۲ (۱۳ صفر)	۲۹ (۲۰ صفر)
شنبہ (ہفتہ)	۲ (۲۲ محرم)	۹ (۲۹ محرم)	۱۶ (۷ صفر)	۲۳ (۱۴ صفر)	۳۰ (۲۱ صفر)

ماہ شہادت سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	
یکشنبہ (اتوار)	+	۷ (۲۹ صفر)	۱۴ (۶ ربیع الاول)	۲۱ (۱۳ ربیع الاول)	۲۸ (۲۰ ربیع الاول)	۱
دوشنبہ (سوموار)	۱ (۲۳ صفر ۱۳۵۹)	۸ (۳۰ صفر)	۱۵ (۷ ربیع الاول)	۲۲ (۱۴ ربیع الاول)	۲۹ (۲۱ ربیع الاول)	۲
سہ شنبہ (منگل)	۲ (۲۴ صفر)	۹ (یکم ربیع الاول)	۱۶ (۸ ربیع الاول)	۲۳ (۱۵ ربیع الاول)	۳۰ (۲۲ ربیع الاول)	۳
چہارشنبہ (بدھ)	۳ (۲۵ صفر)	۱۰ (۲ ربیع الاول)	۱۷ (۹ ربیع الاول)	۲۴ (۱۶ ربیع الاول)	+	۴
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ (۲۶ صفر)	۱۱ (۳ ربیع الاول)	۱۸ (۱۰ ربیع الاول)	۲۵ (۱۷ ربیع الاول)	+	۵
جمعہ	۵ (۲۷ صفر)	۱۲ (۴ ربیع الاول)	۱۹ (۱۱ ربیع الاول)	۲۶ (۱۸ ربیع الاول)	+	۶
شنبہ (ہفتہ)	۶ (۲۸ صفر)	۱۳ (۵ ربیع الاول)	۲۰ (۱۲ ربیع الاول)	۲۷ (۱۹ ربیع الاول)	+	۷

ماہ ہجرت مطابق ماہ مئی

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	+	۵ ۲۷ ربیع الاول	۱۲ ۵ ربیع الثانی	۱۹ ۱۲ ربیع الثانی	۲۶ ۱۹ ربیع الثانی
دوشنبہ (پیر)	+	۶ ۲۸ ربیع الاول	۱۳ ۶ ربیع الثانی	۲۰ ۱۳ ربیع الثانی	۲۷ ۲۰ ربیع الثانی
سہ شنبہ (منگل)	+	۷ ۲۹ ربیع الاول	۱۴ ۷ ربیع الثانی	۲۱ ۱۴ ربیع الثانی	۲۸ ۲۱ ربیع الثانی
چہارشنبہ (بدھ)	۱ ۲۳ ربیع الاول	۸ یکم ربیع الثانی	۱۵ ۸ ربیع الثانی	۲۲ ۱۵ ربیع الثانی	۲۹ ۲۲ ربیع الثانی
پنجشنبہ (جمعرات)	۲ ۲۴ ربیع الاول	۹ ۲ ربیع الثانی	۱۶ ۹ ربیع الثانی	۲۳ ۱۶ ربیع الثانی	۳۰ ۲۳ ربیع الثانی
جمعہ	۳ ۲۵ ربیع الاول	۱۰ ۳ ربیع الثانی	۱۷ ۱۰ ربیع الثانی	۲۴ ۱۷ ربیع الثانی	۳۱ ۲۴ ربیع الثانی
شنبہ (ہفتہ)	۴ ۲۶ ربیع الاول	۱۱ ۴ ربیع الثانی	۱۸ ۱۱ ربیع الثانی	۲۵ ۱۸ ربیع الثانی	+

ماہ احسان مطابق ماہ جون

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	ہفتہ ششم
۱	+	۲ ۲۶ ربیع الثانی	۹ ۳ جمادی الاولیٰ	۱۶ ۱۰ جمادی الاولیٰ	۲۳ ۱۷ جمادی الاولیٰ	۳۰ ۲۴ جمادی الاولیٰ
۲	+	۳ ۲۷ ربیع الثانی	۱۰ ۴ جمادی الاولیٰ	۱۷ ۱۱ جمادی الاولیٰ	۲۴ ۱۸ جمادی الاولیٰ	+
۳	+	۴ ۲۸ ربیع الثانی	۱۱ ۵ جمادی الاولیٰ	۱۸ ۱۲ جمادی الاولیٰ	۲۵ ۱۹ جمادی الاولیٰ	+
۴	+	۵ ۲۹ ربیع الثانی	۱۲ ۶ جمادی الاولیٰ	۱۹ ۱۳ جمادی الاولیٰ	۲۶ ۲۰ جمادی الاولیٰ	+
۵	+	۶ ۳۰ ربیع الثانی	۱۳ ۷ جمادی الاولیٰ	۲۰ ۱۴ جمادی الاولیٰ	۲۷ ۲۱ جمادی الاولیٰ	+
۶	+	۷ یکم جمادی الاولیٰ	۱۴ ۸ جمادی الاولیٰ	۲۱ ۱۵ جمادی الاولیٰ	۲۸ ۲۲ جمادی الاولیٰ	+
۷	۱ ۲۵ ربیع الثانی	۸ ۲ جمادی الاولیٰ	۱۵ ۹ جمادی الاولیٰ	۲۲ ۱۶ جمادی الاولیٰ	۲۹ ۲۳ جمادی الاولیٰ	+

ماہ وفاء مطابق ماہ جولائی

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	+	۷ ۲ جمادی الاخریٰ	۱۴ ۹ جمادی الاخریٰ	۲۱ ۱۶ جمادی الاخریٰ	۲۸ ۲۳ جمادی الاخریٰ
دوشنبہ (پیر)	۱ ۲۵ جمادی الاولیٰ	۸ ۳ جمادی الاخریٰ	۱۵ ۱۰ جمادی الاخریٰ	۲۲ ۱۷ جمادی الاخریٰ	۲۹ ۲۴ جمادی الاخریٰ
سہ شنبہ (منگل)	۲ ۲۶ جمادی الاولیٰ	۹ ۴ جمادی الاخریٰ	۱۶ ۱۱ جمادی الاخریٰ	۲۳ ۱۸ جمادی الاخریٰ	۳۰ ۲۵ جمادی الاخریٰ
چہارشنبہ (بدھ)	۳ ۲۷ جمادی الاولیٰ	۱۰ ۵ جمادی الاخریٰ	۱۷ ۱۲ جمادی الاخریٰ	۲۴ ۱۹ جمادی الاخریٰ	۳۱ ۲۶ جمادی الاخریٰ
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ ۲۸ جمادی الاولیٰ	۱۱ ۶ جمادی الاخریٰ	۱۸ ۱۳ جمادی الاخریٰ	۲۵ ۲۰ جمادی الاخریٰ	+
جمعہ	۵ ۲۹ جمادی الاولیٰ	۱۲ ۷ جمادی الاخریٰ	۱۹ ۱۴ جمادی الاخریٰ	۲۶ ۲۱ جمادی الاخریٰ	+
شنبہ (ہفتہ)	۶ یکم جمادی الاخریٰ	۱۳ ۸ جمادی الاخریٰ	۲۰ ۱۵ جمادی الاخریٰ	۲۷ ۲۲ جمادی الاخریٰ	+

ماہ ظہور مطابق ماہ اگست

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
۱	+	۴ ۳۰ جمادی الاخریٰ	۱۱ ۷ رجب	۱۸ ۱۴ رجب	۲۵ ۲۱ رجب
۲	+	۵ یکم رجب	۱۲ ۸ رجب	۱۹ ۱۵ رجب	۲۶ ۲۲ رجب
۳	+	۶ ۲ رجب	۱۳ ۹ رجب	۲۰ ۱۶ رجب	۲۷ ۲۳ رجب
۴	+	۷ ۳ رجب	۱۴ ۱۰ رجب	۲۱ ۱۷ رجب	۲۸ ۲۴ رجب
۵	۱ ۲۷ جمادی الاخریٰ	۸ ۴ رجب	۱۵ ۱۱ رجب	۲۲ ۱۸ رجب	۲۹ ۲۵ رجب
۶	۲ ۲۸ جمادی الاخریٰ	۹ ۵ رجب	۱۶ ۱۲ رجب	۲۳ ۱۹ رجب	۳۰ ۲۶ رجب
۷	۳ ۲۹ جمادی الاخریٰ	۱۰ ۶ رجب	۱۷ ۱۳ رجب	۲۴ ۲۰ رجب	۳۱ ۲۷ رجب

ماہ تبوک مطابق ماہ ستمبر

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	۱ ۲۸ رجب	۸ ۶ شعبان	۱۵ ۱۳ شعبان	۲۲ ۲۰ شعبان	۲۹ ۲۷ شعبان
دوشنبہ (پیر)	۲ ۲۹ رجب	۹ ۷ شعبان	۱۶ ۱۴ شعبان	۲۳ ۲۱ شعبان	۳۰ ۲۸ شعبان
سہ شنبہ (منگل)	۳ یکم شعبان	۱۰ ۸ شعبان	۱۷ ۱۵ شعبان	۲۴ ۲۲ شعبان	+
چہارشنبہ (بدھ)	۴ ۲ شعبان	۱۱ ۹ شعبان	۱۸ ۱۶ شعبان	۲۵ ۲۳ شعبان	+
پنجشنبہ (جمعرات)	۵ ۳ شعبان	۱۲ ۱۰ شعبان	۱۹ ۱۷ شعبان	۲۶ ۲۴ شعبان	+
جمعہ	۶ ۴ شعبان	۱۳ ۱۱ شعبان	۲۰ ۱۸ شعبان	۲۷ ۲۵ شعبان	+
شنبہ (ہفتہ)	۷ ۵ شعبان	۱۴ ۱۲ شعبان	۲۱ ۱۹ شعبان	۲۸ ۲۶ شعبان	+

ماہ اخاء مطابق ماہ اکتوبر

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
۱	+	۶ ۴ رمضان	۱۳ ۱۱ رمضان	۲۰ ۱۸ رمضان	۲۷ ۲۵ رمضان
۲	+	۷ ۵ رمضان	۱۴ ۱۲ رمضان	۲۱ ۱۹ رمضان	۲۸ ۲۶ رمضان
۳	۱ ۲۹ شعبان	۸ ۶ رمضان	۱۵ ۱۳ رمضان	۲۲ ۲۰ رمضان	۲۹ ۲۷ رمضان
۴	۲ ۳۰ شعبان	۹ ۷ رمضان	۱۶ ۱۴ رمضان	۲۳ ۲۱ رمضان	۳۰ ۲۸ رمضان
۵	۳ یکم رمضان	۱۰ ۸ رمضان	۱۷ ۱۵ رمضان	۲۴ ۲۲ رمضان	۳۱ ۲۹ رمضان
۶	۴ ۲ رمضان	۱۱ ۹ رمضان	۱۸ ۱۶ رمضان	۲۵ ۲۳ رمضان	+
۷	۵ ۳ رمضان	۱۲ ۱۰ رمضان	۱۹ ۱۷ رمضان	۲۶ ۲۴ رمضان	+

ماہ نبوت مطابق ماہ نومبر

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	+	۳ ۳ شوال	۱۰ ۱۰ شوال	۱۷ ۱۷ شوال	۲۴ ۲۴ شوال
دوشنبہ (پیر)	+	۴ ۴ شوال	۱۱ ۱۱ شوال	۱۸ ۱۸ شوال	۲۵ ۲۵ شوال
سہ شنبہ (منگل)	+	۵ ۵ شوال	۱۲ ۱۲ شوال	۱۹ ۱۹ شوال	۲۶ ۲۶ شوال
چہارشنبہ (بدھ)	+	۶ ۶ شوال	۱۳ ۱۳ شوال	۲۰ ۲۰ شوال	۲۷ ۲۷ شوال
پنجشنبہ (جمعرات)	+	۷ ۷ شوال	۱۴ ۱۴ شوال	۲۱ ۲۱ شوال	۲۸ ۲۸ شوال
جمعہ	۱ یکم شوال	۸ ۸ شوال	۱۵ ۱۵ شوال	۲۲ ۲۲ شوال	۲۹ ۲۹ شوال
شنبہ (ہفتہ)	۲ ۲ شوال	۹ ۹ شوال	۱۶ ۱۶ شوال	۲۳ ۲۳ شوال	۳۰ ۳۰ شوال

ماہ فتح مطابق ماہ دسمبر

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
۱	۱ یکم ذیقعدہ	۸ ۸ ذیقعدہ	۱۵ ۱۵ ذیقعدہ	۲۲ ۲۲ ذیقعدہ	۲۹ ۲۹ ذیقعدہ
۲	۲ ۲ ذیقعدہ	۹ ۹ ذیقعدہ	۱۶ ۱۶ ذیقعدہ	۲۳ ۲۳ ذیقعدہ	۳۰ ۳۰ ذیقعدہ
۳	۳ ۳ ذیقعدہ	۱۰ ۱۰ ذیقعدہ	۱۷ ۱۷ ذیقعدہ	۲۴ ۲۴ ذیقعدہ	۳۱ ۳۱ ذیقعدہ
۴	۴ ۴ ذیقعدہ	۱۱ ۱۱ ذیقعدہ	۱۸ ۱۸ ذیقعدہ	۲۵ ۲۵ ذیقعدہ	+
۵	۵ ۵ ذیقعدہ	۱۲ ۱۲ ذیقعدہ	۱۹ ۱۹ ذیقعدہ	۲۶ ۲۶ ذیقعدہ	+
۶	۶ ۶ ذیقعدہ	۱۳ ۱۳ ذیقعدہ	۲۰ ۲۰ ذیقعدہ	۲۷ ۲۷ ذیقعدہ	+
۷	۷ ۷ ذیقعدہ	۱۴ ۱۴ ذیقعدہ	۲۱ ۲۱ ذیقعدہ	۲۸ ۲۸ ذیقعدہ	+

خاکسار :- محمد اسمٰعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان